ولا یأتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا
۱۳۰۶ھ
بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین طبع شد

هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين
بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید حسین علی طبع شد
M A LIBRARY, A M U
U722

دستخط جناب جنت مآب مجتہد العصر ممتاز العلماء فخر المدرسین جناب السید محمد تقی صاحب اعلی اللہ مقامہ

باسمہ سبحانہ

یہ تفسیر جو فاضل نحریر فخر الحاج والمعتمرین زائر ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی متقی المعی لوذعی مولوی سید عمار علی صاحب سلمہ اللہ تعالی وابقاہ ورزقہ بامتناہ نے تصنیف فرمائی ہے مقامات متفرقہ اس کے ملاحظہ تحقیق میں آئے حق سبحانہ وتعالی ان کو جزائے خیر دے اور ان کی سعی کو شائع کرے مذہب برحق ائمہ ہدی علیہم السلام میں قبول فرمائے اور مومنین کو اس سے منتفع کرے

کتبہ المذنب محمد التقی بن سید العلماء السید حسین بن آیۃ اللہ فی العالمین السید دلدار علی حشرہم اللہ مع اجدادہم الطاہرین ظہر یوم الاحد الثالث والعشرین من شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۸ ہجریہ

عبارت مہر

لا الہ الا اللہ العلی
بندہ محمد تقی بن
حسین بن علی
۱۲ ھ ۵۶

مخالف ہے تعظیم اور دانشمندی کے اور آیت ہرگز دلالت نہیں کرتی ہے کہ مراد اس آدمی ترشروئی کرنیوالے سے رسول خدا ہیں اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالی انکی شان میں فرمایا ہے کہ
انک لعلی خلق عظیم اور وہ ترشروئی کریں اور منہ پھیر لیویں اور یہ کوئی پیغمبر کی شان نہیں ہے کہ فقیروں سے تو منہ پھیرے اور دولتمندوں کی طرف متوجہ ہوویں حتی کہ سید المرسلین اور
افضل النبیین ہو وہ کیونکر ایسی کج خلقی فقیروں سے اور اہل مال کی طرف رغبت کریگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میں مبعوث ہوا ہوں تاکہ اخلاق کو تمام کروں جس وقت کہ
حضرت کا پیغمبر ہونا ثابت ہے تو انکی خلاف ہونا کیونکر ہو سکے یہ مضمون تراشا ہوا لوگوں کا سراسر مخالف ہے حضرت کی چلن کے بلکہ حضرت کے غلاموں کی چلن کے مخالف ہے اور
حضرت کی اخلاق کی حدیثیں بہت ہیں اور جو انک لعلی خلق عظیم کی تفسیر میں گذری ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ سے ترشروئی کرنیوالا حضرت کا غیر تھا چنانچہ
حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے بنی امیہ میں ایک شخص کے حق میں کہ وہ رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھا تھا اور عبداللہ بن ام مکتوم آیا اور
حضرت کے پاس بیٹھا اس شخص نے عبداللہ سے نفرت کی اور ترشروئی کرکے انکی طرف سے منہ پھیر لیا خدا تعالی یہ آیت نازل کی اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ
وہ عثمان تھا کہ جیسا کہ حقیقی یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں اور جسکے سبب سے نازل ہوئی ہیں عبداللہ بن ام مکتوم ہے اور وہ موذن رسول خدا کا اور اندھا تھا ایک روز
رسول خدا کے پاس آیا اور حضرت کے پاس صحابہ حضرت کے بیٹھے تھے اور وہاں عثمان بھی بیٹھے تھے رسول خدا نے عبداللہ کو عثمان پر مقدم [illegible]
ترشروئی کی اور منہ پھیر لیا خدا تعالی نے انکی حقیقت میں آیتیں نازل کیں اور اگر یہی روایت فرض کیا جاوے تو اس سے بھی خطاب حضرت کی [illegible]
ہوا کہ حضرت کا منہ پھیر لینا اس جہت سے تھا کہ عبداللہ نے کلام کو حضرت کے قطع کیا تھا اور شاید یہ امر ایسا ناپسندیدہ ہو کہ حضرت کسی کی طرف [illegible]
حضرت کے کلام کو قطع ہوا اور اسکی فقیری کی جہت سے حضرت نے ہرگز منہ نہیں پھیرا تھا اور یہ ترشروئی جو حضرت سے ہوئی ہو سکتا ہے کہ گناہ نہیں ہے اعلی کہ اندھے [illegible]
کشادہ روئی و ترشروئی برابر ہیں کلا نہیں نہیں یعنی نہ چاہیئے کہ ترشروئی کی جاوے اور منہ پھیر لیا جاوے انہا تذکرۃ تحقیق وہ آیتیں قرآن کی تذکرہ [illegible]
خلقت کیواسطے جو کوئی چاہے سو یہ خدا سے اسکو سنے اور انسے نصیحت پاوے اور عمل کرے فمن شاء ذکرہ پس جو شخص چاہے یاد کرے اور حفظ کرے اسکو اور [illegible]
رسول خدا کے پاس آنیوالے سے ترشروئی نکرنی چاہیئے اور ضمیر ذکرہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے اور وہ آیتیں یا قرآن لکھی ہوئی ہیں اور ثابت ہیں فی صحف جیسے
جیسے لوح محفوظ میں ہیں یا پہلے انبیا کے صحیفوں میں کہ مکرمۃ بزرگی کئے گئے ہیں وہ صحیفے نزدیک خدا کے مرفوعۃ بلند قدر کئے گئے ہیں یا کہ اٹھائے گئے ہیں
ساتویں آسمان پر مطہرۃ پاک کئے گئے ہیں نجاستوں سے اور شیاطین کی آلودگیوں سے محفوظ ہوئے کہ نہیں چھوتے ہیں انکو مگر پاک لوگ کہ وہ ملائکہ ہیں چنانچہ
فرمایا ہے کہ بایدی سفرۃ ساتھ ہاتھ لکھنے والوں کے یعنی ملائکہ انکو لکھتے ہیں یا خدا کا پیغام پہنچانیوالے رسولوں کے کہ وہ بھی ملائکہ ہیں انکو لکھتے ہیں یا مراد اس سے
قاری قرآن کے ہیں جو انکو پڑھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ حافظ قرآن ہیں جو کہ اسپر عمل کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد اس سے صحابہ رسول خدا ہیں کرام بزرگ ہیں لکھنے والے انکے کہ وہ ملائکہ ہیں یا نہایت آدمی بردۃ نیکوکار اور متقی ہیں وہ لکھنے والے اسکے اور اسکے بعد انکے جھٹلانے والوں کا
حال بیان کرتا ہے کہ قتل الانسان ہلاک کیا جاوے اور رحمت خدا سے دور کیا جاوے آدمی ما اکفرہ کیا کافر ہے وہ یہ فعل تعجب ہے اور مراد
آدمی سے امیہ بن خلف ہے اور تعجب اسکی زیادتی کفر میں ہے یعنی کس چیز نے کافر کیا اسکو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عتبہ بن ابی لہب ہے یعنی کس چیز اسکی کفر کی باعث والی
ہوئی اور اسکو کافر کیا اور وہ ہرگز نظر نہیں کرتا ہے اپنی اصل میں من ای شیء خلقہ کس چیز سے پیدا کیا ہے اسکو خدا نے یہ حقارت اسکی ہے جو کہ خدا بیان کرتا
چنانچہ فرماتا ہے کہ من نطفۃ نطفہ سے یعنی آب منی سے خلقہ پیدا کیا ہے اسکو فقدرہ پس اندازہ کیا اسکو کہ اسکی اعضا اور صورت اور ہیئت بنائی اور اسکو
حواس بخشے ثم السبیل یسرہ پھر راستہ آسان کیا اسکا شکم سے باہر نکلنے کو کہ نکلنے کے مقام کو الہام کیا وہ کشادہ ہو گیا اور الٹا کرکے اسکو باہر نکالا اس طرف
اور نصب سبیل کا فعل مقدر کی جہت سے ہے کہ جسکی تفسیر یسرہ ہے اور بعد پیدا ہونے کے اسکی پرورش کی یہانتک کہ جوان ہوا اور رستہ خیر اور شر کا اسکو بتلایا پس ایمان لایا وہ اپنی
جہالت سے اور یا یہ کہ انسان عام ہے سبیل سے مراد ہدایت ہے یعنی پھر راستہ ہدایت کا آسان کیا اسکے واسطے پس وہ انسان یا تو ایمان لایا بعد ہدایت کے یا کافر رہا اپنی جہالت سے ثم اماتہ
پھر موت دی اسکو بعد گذرنے عمر کے فاقبرہ پس قبر میں کیا اسکو ثم اذا شاء انشرہ پھر جسوقت کہ چاہیگا خدا زندہ کریگا اسکو کہ وقت اسکا خدا تعالی کی مشیت
کے متعلق ہے اور بارہا اٹھانا بھی نعمتوں میں سے ہے کہ جسکے بعد حیات ابدی اور پانا لذتوں کا ہے اور قبر میں کرنے سے حفاظت ہے درندوں سے بخلاف حیوانات کے کلا نہیں نہیں